115386 ـ كيا ميڈيكل چيك اپ اور خون ٹيسٹ كرنے سے استبراء رحم ہو جائيگا؟

سوال

برائے مہربانی يہاں انڈونيشيا ميں ايك فقير خاندان كى مشكل حل كرنے ميں ميرى مدد كريں، وہ مشكل يہ ہے كہ اس خاندان كى ايك بيوہ بيٹى كے تين بيٹے ہيں اس نے (2007) ميں ايك مسلمان شخص سے دوسرى شادى كى جس سے (8 دسمبر 2007) ميں ايك بچہ پيدا ہوا، ليكن اس كا خاوند اسے زدكوب كرتا تھا، اور اسى طرح اس كے كچھ كام بھى غلط تھے حتى كہ وہ نماز بھى ادا نہيں كرتا تھا، اور وہ لڑكيوں كے پيچھے بھاگتا تھا (ابھى اس كى عمر اتنى زيادہ نہيں).

اس عورت كى حالت اچھى نہ ہونے كى بنا ميں نے اس كے خاندان نے اس كى مشكل حل كرنے كى كوشش كى، اور كم از كم انہوں نے يہ فيصلہ كيا كہ اس كے ليے كوئى اور خاوند تلاش كيا جائے. انہوں نے موجودہ خاوند سے بہتر ايك شخص حاصل كر ليا اور وہ بھى اس عورت اور اس كى اولاد كا خيال كرنے پر تيار ہے، اور اس سے دينى اور معاشرتى طور پر بھى بہتر ہے، اس كا ارادہ ہے كہ وہ گھر كے اخراجات اور بچوں كى تعليم كے اخراجات برداشت كريگا، اس بنا پر عورت صرف خلع حاصل كر لے، كيونكہ يہى ايك حل ہے.

اور اٹھارہ فرورى كو اس عورت كا خاوند بغير كسى مشكلات كے اس پر موافق ہوا اب وہ خاندان شادى پروگرام كے ذريعہ اللہ كى مدد چاہتا ہے، ليكن يہاں ايك اور آزمائش ہے وہ يہ كہ جس شخص نے اس كا رشتہ قبول كيا ہے وہ مارچ كى ابتدا يعنى چار مارچ تك عقد نكاح كرنا چاہتا ہے، كيونكہ اس نے ملازمت سے شادى كے ليے ايك ہفتہ كى چھٹى لى ہے، اور اب وہ كہتا ہے كہ شادى اس تاريخ سے مؤخر كرنے ميں ملازمت كے ليے نقصان ہوگا.

حتى كہ اس كا كہنا ہے كہ اگر شادى ميں تاخير ہوئى تو ہو سكتا ہے وہ اپنى رائے بھى بدل لے، اس شخص نے بھى اپنى بيوى كو طلاق دے دى ہے جو دوسرے خاوند كے پاس جا چكى ہے اس كى وجہ سے بھى وہ بہت غمگين ہے، جب اس نے ا س بيوہ اور اس كے بچوں كا قصہ اور حال سنا تو اس نے دوسرى شادى كرنے كا سوچا، كيونكہ اس كا اعتقاد ہے كہ ايك مومن عورت ہى ايك اسلامى گھر تعمير كر سكتى ہے، سوال يہ ہيں كہ:

يہ علم ميں رہے كہ خلع كى عدت ايك ماہ ہے، ليكن اس بيوہ كو ولادت كے بعد ابھى تك حيض نہيں آيا ولادت آٹھ دسمبر (2008) كو ہوئى تھى، (يہ نفاس كے چاليس يوم بعد ختم ہوئى تھى) چنانچہ اس كى عدت كيسے شمار ہو گى ؟

ہميں يہ معلوم ہے كہ ايك حيض عدت كى حكمت يہ ہے كہ حمل كے بارہ ميں علم ہو جائے كہ حمل ہے يا نہيں، جب اسے حيض آ جائے تو يہ يقين ہو جائيگا كہ عورت حاملہ نہيں (جيسا كہ سيد سابق نے فقہ السنہ ميں كہا ہے)، كيا حيض كا انتظار كيے بغير حمل نہ ہونے كے بارہ ميں ميڈيكل چيك اپ پر انحصار كيا جا سكتا ہے، كيونكہ ہو سكتا ہے اس حالت ميں كئى ماہ كے بعد ہى حيض آ ئے ؟

برائے مہربانى اس چيز كو مد نظر ركھيں كہ اميد ہے كہ يہ شادى دين اور اس خاندان كے معاشرتى مصلحت كى خاطر

ہے جن میں سب سے پہلے تو وہ بیوہ اور اس کے بچے شامل ہوتے ہیں، ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کرام اس مشکل کا شریعت میں کوئی نہ کوئی حل ضرور پائینگے.
میں یہاں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں، اور اوپر جو بھی معلومات بیان ہوئی ہیں وہ سب صحیح ہیں، اور پھر مسئلہ یہ نہیں کہ اس عورت کی شادی کے لیے کسی بھی اسلوب سے غلط معلومات فراہم کر کے فتوی حاصل کرنا نہیں ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

راجح قول کے مطابق خلع حاصل کرنے والی عورت کے لیے ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرنا لازم ہے، جیسا کہ سوال نمبر (5163) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے.

دوم:

جب کسی معلوم سبب مثلا رضاعت کی بنا پر حیض نہ آئے تو حیض واپس آنے کا انتظار کرنا ضروری ہے تا کہ عورت اس سے عدت پوری کرے چاہے اس کی مدت بہت زیادہ اور لمبی بھی ہو جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن جب عورت کو معلوم ہو کہ اسے کسی بیماری یا نفاس یا رضاعت کی بنا پر حیض نہیں آ رہا تو وہ انتظار اس مرض اور سبب کے زائل ہونے اور خون آنے کا انتظار کرے چاہے انظار لمبا ہو، الا یہ کہ وہ ناامیدی کی عمر یعنی اس عمر میں پہنچ جائے جس میں حیض نہیں آتا تو پھر اسے ناامید عورتوں والی عدت گزارنا ہوگی.

امام شافعی رحمہ اللہ سے مسند شافعی میں ان کی سند سے جبان بن منقذ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی اور اس کی ایک بیٹی بھی تھی جسے وہ دودھ پلا رہی تھی، چنانچہ اس کے حیض کی مدت زیادہ ہوگئی اور جبان بیمار ہو گئے تو انہیں کہا گیا:

اگر تم فوت ہو گئے تو وہ آپ کی وارث ہوگی، تو وہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے انہوں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے زید اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کو فرمایا:

" تم دونوں کی رائے کیا ہے ؟

تو دونوں نے فرمایا: ہماری رائے تو یہی ہے کہ اگر وہ عورت فوت ہو گئی تو یہ اس کے وارث ہونگے، اور اگر یہ فوت ہو گیا تو وہ اس کی وارث ہوگی؛ کیونکہ وہ عورت ان میں شامل نہیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں، اور نہ ہی ان لڑکیوں میں شامل ہوتی ہے جو ابھی حیض کی عمر تك نہیں پہنچیں "

تو جبان اپنے گھر گیا اور اس سے اپنی بچی چھین لی تو اس کی مطلقہ بیوی کو حیض واپس آ گیا، اور جب اسے دو حیض ہی آئے تھے کہ تیسرا حیض آنے اور عدت ختم ہونے سے قبل ہی جبان فوت ہو گیا، تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عورت کو جبان کا وارث بنایا " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 216).

استبراء رحم کے لیے صرف میڈیکل چیك اپ پر اکتفا کرنا جائز نہیں، بلکہ ایك حیض کے ساتھ استبراء رحم کرنا ضروری ہے.

مستقف فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میڈیکل کے جدید وسائل کے ذریعہ استبراء رحم کرانے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ہی عبادات و نکاح اور معاملات میں احکام و قوانین مشروع کیے ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کو ہی ہر اس چیز کا کمال علم حاصل ہے جو ہو چکی اور جو ہوگی اللہ تعالی نے استبراء رحم کے لیے نئے اور جدید میڈیکل آلات کے ذریعہ استبراء رحم کا طریقہ مشروع نہیں کیا (اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں) چنانچہ قرآن و سنت سے جو طریقہ استبراء رحم کا ثابت اور مشروع ہے اور اس کی شرح کتب فقہ نے کی ہے اس کے بدلے کسی اور طریقہ سے استبراء رحم کرنا کفائت نہیں کریگا "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز..

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشيخ عبد الله بن غديان.

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 487).

اس لیے اس عورت کے لیے اس وقت تك نکاح کرنا جائز نہیں جب تك اسے ایك حیض نہ آ جائے، چاہے اس کی شادی ایك ماہ تاخیر سے بھی ہو؛ انسان کو یہ علم نہیں کہ اس کے لیے کیا لکھا گیا ہے، ہو سکتا ہے اس کے لیے اس شخص سے شادی کرنا بہتر ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے شادی بہتر نہ ہو.

یہاں ہم ایك چیز پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس شخص یا کسی اور آدمی کے ساتھ اس وقت تك اتفاق کرنا جائز نہیں جب تك وہ اپنے خاوند کے نکاح میں ہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شخص کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی مت کرے، تو پھر اس کے لیے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کی عصمت میں موجود عورت یعنی اس کی بیوی سے منگنی کر لے؟!

اس عورت کو اپنے خاوند سے طلاق یا خلع لینے کی کوشش کرنی چاہیے وہ بھی اگر چاہتی ہو، پھر جب عدت ختم ہو جائے تود وسرا خاوند تلاش کرے، یا پھر جو شخص اس سے شادی کرنا چاہتا ہو وہ اس کا رشتہ طلب کرے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .